حسن البنا اور قائداعظم

سلیم منصور خالد

طاغوت سے آزادی اور اسلامی ریاست کا قیام ہر زندہ ضمیر مسلمان کا خواب ہے۔ تحریک پاکستان کی بازگشت سمندر پار پہنچی تو یہ خواب دیکھنے والے لاکھوں لوگ اس کی کامیابی کے لیے دعاگو ہوگئے۔ وادیِ نیل میں بسنے والی ایک ولی اللہ شخصیت حسن البنا شہید نہ صرف اپنے لاکھوں ساتھیوں کے ہمراہ اس تحریک کی کامیابی کے لیے دعاگو تھے، بلکہ اپنے محاذ پر سرگرم کار بھی تھے۔ قائداعظم اور حسن البنا کے درمیان براہِ راست ملاقات بھی ہوئی۔ بعدازاں یہ رابطہ متعدد حوالوں سے برابر قائم رہا۔ دونوں کی تمنا ایک ہی تھی اور ایک ہی خواب: استعمار سے آزادی اور ایک ترقی یافتہ مثالی اسلامی ریاست کا قیام۔

دوسری جانب قائداعظم محمد علی جناح [۲۵ دسمبر ۱۸۷۶ء-۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء]، تحریک پاکستان کو

● تاریخ کے مطالعے میں دل چسپی رکھنے والے افراد کے لیے یہ خط کتابت پہلی مرتبہ منظرعام پر آرہی ہے‘ مگر کئی حوالوں سے اس وقت بھی یہ نامکمل ہے۔ اس مناسبت سے متعدد خطوط یا نوٹس کی بازیافت کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ دو خط بلند پایہ تحقیقی مجلدات Jinnah Papers سے ملے ہیں‘ جب کہ حسن البنا کے باقی خطوط اخوان کے روزنامے الجريدة اليومية قاہرہ، مصر سے دستیاب ہوئے ہیں۔ اول الذکر خطوط انگریزی میں اور ثانی الذکر عربی میں ہیں‘ یہاں ان کا اُردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ عربی خطوط کا یہ ترجمہ برادرم عبدالغفار عزیز نے کیا ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح بلاشبہہ ہندستان کے مسلمانوں کے ایک قومی راہ نما تھے‘ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ مسلم ہند یا مسلمانوں کی جدوجہد کا ایک استعارہ (metaphor) اور علامت بھی تھے۔ اس لیے زیرنظر پیش کش میں قائداعظم کے نام اور قائداعظم کی رفاقت میں سرگرم رہنماؤں کے نام مراسلت کو بھی یک جا کردیا گیا ہے۔ مرتب

رہنمائی دینے کے ساتھ انڈونیشیا، فلسطین، لیبیا، ملایشیا وغیرہ میں مسلمانوں کی آزادی کی تحریکوں کو ہمیشہ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ان کے حق میں کلمۂ خیر کہتے تھے۔ ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ بحیثیت صدر آل انڈیا مسلم لیگ قائداعظم نے ایران، اُردن، مصر، ترکی، عراق وغیرہ کے مسلمان حکمرانوں سے بھی رابطہ رکھا۔ اس زمانے میں عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبدالرحمٰن عزام[1] تھے۔ ایک جانب قائداعظم کا ان سے رابطہ تھا اور دوسری جانب عالم عرب کی ہمہ گیر اسلامی عوامی تحریک اخوان المسلمون، تحریک پاکستان کی تائید وحمایت کو اپنی دینی اور ملی ذمہ داری سمجھتی تھی۔

دسمبر ۱۹۴۶ء میں قائداعظم کچھ دنوں کے لیے مصر میں رکے، تو اخوان المسلمون کے مرشد عام حسن البنا نے ۱۶ دسمبر سے ۱۹ دسمبر ۱۹۴۶ء کے دوران ان سے ملاقات میں تحریک پاکستان کی تائید وتحسین کی، اور انھیں قرآن کریم کا ایک نہایت خوب صورت نسخہ، تحریک پاکستان کی علامتی تائید کے لیے، بطور ہدیہ پیش کیا (یہ نسخہ اس وقت بھی کراچی میں مزارِ قائد پر موجود نوادرات میں نمایاں طور پر دیکھا جاسکتا ہے، جس کا عکس یہاں پیش کیا جارہا ہے۔)

مفتی اعظم فلسطین محمد امین الحسینی (۱۸۹۳ء-۱۹۷۴ء) بیان کرتے ہیں: ''مجھے یاد ہے ایک دعوت کا اہتمام عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبدالرحمٰن عزام نے قائداعظم محمد علی جناح کے اعزاز میں کیا تھا، قائداعظم کے ہمراہ لیاقت علی خاں [یکم اکتوبر ۱۸۹۵ء-۱۶ اکتوبر ۱۹۵۱ء] بھی تھے عزام صاحب کے گھر سب سے پہلے پہنچنے والوں میں، میں اور امام حسن البنا شہید تھے۔ ہم قائداعظم سے دیر تک محوِ گفتگو رہے۔[2]

قائداعظم نے ۱۶ دسمبر ۱۹۴۶ء کو قاہرہ پہنچنے پر اپنے بیان میں فرمایا تھا: ''مصر کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ مسلم ہند کس مقصد کے لیے جدوجہد میں مصروف ہے؟ یہ مصر کے لیے بھی اتنا ہی ضروری

۱- عبدالرحمٰن حسن عزام (۱۸۹۳ء-۱۹۷۶ء) مصری نژاد دانش ور اور بین الاقوامی امور کے ماہر تھے۔ عرب لیگ کے پہلے سیکرٹری جنرل کی حیثیت سے ۱۹۴۵-۵۲ء کے دوران خدمات انجام دیں۔

۲- خلیل احمد حامدی (مقدمہ) حسن البنا شہید کی ڈائری، ص ۱۰۴-۱۰۵۔ عتیق ظفر شیخ اور محمد ریاض ملک کی مرتب کردہ کتاب Quaid-e-Azam and The Muslim World رائل بک کمپنی، کراچی، ۱۹۷۸ء کے مطابق یہ ملاقات اسی سفر کے دوران دسمبر ۱۹۴۹ء کو قاہرہ میں ہوئی تھی۔

ہے جتنا اہلِ ہند کے لیے۔ اگر ہم حصولِ پاکستان میں کامیاب ہوگئے تو یہ مصر کے لیے بھی اچھا ہوگا۔ کانگریس کے پروپیگنڈے سے بہت سے اہلِ مصر گمراہ ہوئے ہیں۔ میں ان مصری بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مسلم ہند کے معاملات میں زیادہ دل چسپی لیں اور ہند کے آیندہ دستور کے مسائل کا مطالعہ کریں۔ اہلِ مصر کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمانانِ ہند کی جدوجہد کا مقصد کیا ہے' اور یہ جدوجہد مصر کے لیے کس قدر اہم ہے کہ ہم پاکستان حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں' اور یہ کتنا خطرناک ہوگا کہ اگر ناکام ہوجاتے ہیں...... جب پاکستان قائم ہوجائے گا تب ہی ہم [ہندی اور مصری مسلمان] حقیقت میں آزاد ہوں گے' وگرنہ ہندو سامراج کی لعنت اپنے پنجے (tentacles) مشرق وسطیٰ کے اس پار تک پھیلا دے گی''۔[۳] [قاہرہ میں ایک ضیافت سے خطاب کرتے ہوئے ۱۸ دسمبر ۱۹۴۶ کو کہا] ''اگر ہند میں ہندو سلطنت قائم ہوگئی تو اس کا مطلب ہوگا ہند میں اسلام کا خاتمہ اور دیگر مسلم ممالک میں بھی...... اس باب میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیے کہ روحانی اور مذہبی رشتے ہمیں مصر سے منسلک کرتے ہیں۔ اگر ہم ڈوبے تو سب ڈوب جائیں گے''۔[۴]...... [پھر قاہرہ ریڈیو سے ۱۹ دسمبر کو نشری تقریر میں وضاحت کی] ہم چاہتے ہیں کہ ان دو منطقوں میں جہاں ایک مسلم حکومت اپنے علاقوں کی فرماں روا بنے' وہاں ہم ایک خودمختار قوم کی حیثیت سے اپنی زندگی بسر کریں' اوران تمام اقدار کا تحفظ کریں جن کا علَم بردار اسلام ہے...... یہ ۱۰ کروڑ مسلمانوں کی حیات وموت کا معاملہ ہے''۔[۵]

قاہرہ میں ۱۹ دسمبر کو پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا: ''اگر ہند پر ہندو سامراج کی حکمرانی ہوئی تو یہ مستقبل کے لیے' اگر اس سے زیادہ نہیں تو اتنا ہی بڑا خطرہ ہوگا جتنا بڑا خطرہ برطانوی سامراج سے ماضی میں تھا۔ لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ پورا مشرق وسطیٰ آسمان سے گر کر کھجور میں اٹک جائے گا...... میں یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان ان تمام اقوام کو بلاتمیز رنگ ونسل اپنا تعاون

۳- روزنامہ The Dawn' ۱۸ دسمبر ۱۹۴۶ء/ قائداعظم: تقاریر و بیانات' ج ۴' مرتبہ: اقبال احمد صدیقی' بزمِ اقبال' ۲-کلب روڈ' لاہور' ۱۹۹۸ء' ص ۲۸۵/ Quaid-e-Azam Papers فائل ۹۸۴

۴- روزنامہ The Dawn' ۲۱ دسمبر ۱۹۴۶ء/ ایضاً' ص ۲۸۷-۲۸۸

۵- Quaid-e-Azam Papers' فائل ۷۸۵' ص ۲۰۰-۲۰۲' بحوالہ ایضاً' ص ۲۸۸

پیش کرے گا، جو حصولِ آزادی کی غرض سے جدوجہد کر رہی ہوں''۔[6]

حسن البنا شہید، آل انڈیا مسلم لیگ کے مقصدِ تخلیق پاکستان کے زبردست تائید کنندگان میں شمار ہوتے تھے۔ بقول جناب پروفیسر خورشید احمد: ''اخوان کے نوجوان رہنما سعید رمضان [م: ۸ اگست ۱۹۹۵ء] نے بتایا کہ وہ خود اور اخوان کی قیادت کے مرکزی رہنما تحریک پاکستان کی تائید کے لیے مصر کے طول و عرض میں پُرجوش تقاریر کیا کرتے تھے۔ اس کے برعکس مصر کے سیکولر قوم پرستوں میں کانگریس اور نہرو کے بارے میں نرم گوشہ پایا جاتا تھا اور وہ ان کی تائید کرتے تھے''۔

خود قائداعظم بھی اس حقیقت سے آگاہ تھے کہ عرب قوم پرست اور سیکولر عناصر انڈین نیشنل کانگریس اور انڈین نیشنل ازم کے حامی ہیں۔ اس پس منظر میں اخوان المسلمون کی جانب سے عالمِ عرب و افریقہ کے مرکزِ علم و تہذیب میں تحریکِ پاکستان کی تائید و حمایت اپنی قدر و قیمت کے اعتبار سے بہت زیادہ اہمیت رکھتی تھی۔ ۱۹۴۷ء کے اوائل میں کانگریس نے دہلی میں ایک بین الاقوامی ایشیائی کانفرنس [۲۳ مارچ تا ۲ اپریل ۱۹۴۷ء] منعقد کرنے کا ڈول ڈالا۔ قائداعظم اس کانفرنس کے پس پردہ محرکات کو مسلمانوں کے لیے نقصان دہ سمجھتے تھے۔ اگرچہ شام، لبنان اور یمن نے اس کانفرنس کا دعوت نامہ مسترد کر دیا تھا، لیکن عرب لیگ نے کانفرنس میں وفد روانہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ قائداعظم نے فروری ۱۹۴۷ء کو عرب لیگ کے سیکرٹری عبدالرحمٰن عزام کے نام خط میں اس فیصلے پر افسوس کا اظہار کیا تھا۔

○

اسی دوران میں حافظ کرم علی (م: ۳۰ جنوری ۱۹۷۲ء۔ سربراہ حج کمیٹی، مسلم لیگ صوبہ جات متحدہ (یوپی))[7] نے قاہرہ میں امام حسن البنا سے ملاقات کرنے کے بعد آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر،

۶- روزنامہ The Dawn، ۲۱ دسمبر ۱۹۴۶ء/ ایضاً، ص ۲۹۰-۲۹۱

۷- پروفیسر احمد سعید، Muslim India، انسٹی ٹیوٹ آف پاکستان ہسٹاریکل ریسرچ، لاہور، ۱۹۹۷ء، ص ۱۹۰

قائداعظم محمد علی جناح کے نام خط لکھا:[۸]

نیو ہوٹل، قاہرہ

مارچ ۱۹۴۷ء

جناب محترم [محمد علی جناح]

میں کئی دنوں سے یہاں مقیم ہوں۔ اس قیام کے دوران میں، میں نے قاہرہ میں موجود بہت سے مسلمانوں سے رابطہ قائم کیا--- اور [انھیں] مسلم لیگ کے موقف سے آگاہ کیا ہے۔

میں، عبدالرحمٰن عزام سیکرٹری [جنرل] عرب لیگ سے بھی ملا، اور ان سے درخواست کی کہ وہ بھارت میں [منعقد ہونے والی کانفرنس میں] کوئی وفد نہ بھیجیں کیوں کہ یہ مسلم لیگ کے مفاد میں نہیں ہوگا۔ انھوں نے جواب میں کہا کہ: "ہمارا وفد وہاں کوئی تقریر نہیں کرے گا۔ اگر مسلم لیگ چاہے تو انھیں چائے پر بلا لے"۔

میں گذشتہ دو ہفتے سے یہاں پر مقیم ہوں، اور امکان ہے کہ جلد یہاں سے چلا جاؤں گا۔ اگر کوئی اطلاع ہو تو براہ کرم مجھے جلد مطلع فرمائیں، میں اپنی استعداد کے مطابق تعمیل ارشاد کے لیے بھرپور کوشش کروں گا۔

مصر میں سب سے زیادہ طاقت ور، مضبوط اور مقبول تنظیم اخوان المسلمون کے نام سے موسوم ہے، جس کے سربراہ شیخ حسن البنا ہیں۔ ان کے ۵۰ ہزار رضا کار اور لاکھوں پیروکار ہیں۔ اس تنظیم کا اپنا ایک روزنامہ اخبار اور ایک ہفت روزہ بھی ہے۔ میں نے تنظیم کے مرکزی دفتر میں تنظیم کے سربراہ سے ملاقات کی۔ وہ نہایت تپاک اور بڑی شفقت سے پیش آئے۔ آپ سے میری استدعا ہے کہ حسن البنا سے رابطہ قائم کریں۔

اگر آپ مناسب سمجھیں تو [آل انڈیا مسلم] لیگ کے سیکرٹری انھیں ایک خط لکھیں، جس

8- *Quaid-i-Azam Muhammad Ali Jinnah Papers :Prelude to Pakistan 20 February-2June 1947* Editor-in-Chief Z.H.Zaidi Vol:1,Part 1- National Archives of Pakistan, Oxford University Press.1993,p.178-179

میں ان کے کریمانہ سلوک پر شکریہ ادا کریں۔ اس چیز کی قطعاً ضرورت نہیں ہے کہ خط میں میرا تذکرہ کیا جائے۔

ان کا پتا ہے: شیخ حسن البنا، الاخوان المسلمون، حلمیہ قدیمہ، قاہرہ

آپ کا نہایت مخلص

محمد کرم علی

ممبر ورکنگ کمیٹی یو پی، ممبر، آل انڈیا مسلم لیگ کونسل

○

۱۳ اپریل ۱۹۴۷ء کو قائداعظم نے عبدالرحمٰن عزام کے نام خط میں زور دیا کہ: ''کانفرنس میں اگرچہ بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا گیا، لیکن ہم ان شاء اللہ اس کوشش سے بچ نکلیں گے اور ہم ہندستان اور مشرق وسطیٰ دونوں جگہ کامیاب ہوں گے''۔ اسی تسلسل میں قائداعظم نے اخوان المسلمون کے سربراہ حسن البنا کے نام جو ذاتی پیغام مصطفیٰ مومن کے ذریعے بھیجا تھا،[9] امام البنا نے دستی طور پر اس کا جواب مصطفیٰ مومن کے ذریعے ہی بھیجا، جو حسب ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ اکبر وللہ الحمد

قاہرہ، ۲۸ مئی ۱۹۴۷ء

میرے محترم قائد محمد علی جناح،

ہمارے بھائی جناب مصطفیٰ مومن[10] کے ذریعے آپ کا پرخلوص پیغام موصول ہوا، جس کے لیے میں آپ کا انتہائی شکرگزار ہوں۔ جہاں تک ایشیائی کانفرنس کا تعلق ہے، تو اس بارے میں، میں یہ عرض کرسکتا ہوں کہ ہم اس کانفرنس کے مقاصد اور اہداف کے بارے میں بے خبر نہیں ہیں۔ ہم نے

۹- جاوید اقبال خواجہ: ہفت روزہ تکبیر، کراچی، ۲۲ اگست ۱۹۹۶ء، ص ۱۳-۱۴

۱۰- مصطفیٰ مومن، اخوان المسلمون سے وابستہ ایک نوجوان کارکن اور انجینیرنگ کے طالب علم تھے۔

اس موقعے کو بعض وجوہ سے مناسب سمجھا، کہ وہاں پر مصر کا ایک نہایت متقی اور وفادار مسلمان شرکت کرے۔ جو پورے ہندستان کی اسلامی تحریک کے قائدین، بالخصوص آپ سے ذاتی طور پر ملے، خط کتابت کے ذریعے نہیں بلکہ بالمشافہہ ملاقات کی سعادت حاصل کرے، تاکہ پاکستان کی مبارک تحریک کے بارے میں اسلامیان مصر کے مخلصانہ جذبات اور نیک تمنائیں آپ تک پہنچائے۔

اس کانفرنس میں ہماری شرکت کا دوسرا بڑا ہدف یہ تھا کہ اگر خدانخواستہ اس میں کوئی ایسی بات ہو، یا تبادلہ خیالات کے دوران میں کوئی ایسا پہلو زیر بحث آ جائے جو مسلمانوں اور عالم عرب کے خلاف ہو، جیسا کہ اس سے پہلے مسئلہ فلسطین کے بارے میں عملاً ہو چکا ہے تو ہم اسے ناکام بنا سکیں۔

آپ کو یہ بتاتے ہوئے مجھے انتہائی مسرت ہو رہی ہے کہ پوری وادیِ نیل کامل خلوص دل کے ساتھ آپ کی مکمل تائید کرتی ہے۔ اور کامل اعتماد رکھتی ہے کہ آپ کی زیر قیادت یہ جدوجہد ہندستان کی اسلامی قوم کو اتحاد سے سرفراز کرے گی، اور آزادی کے لیے کی جانے والی یہ جدوجہد بالآخر کامیاب ہوگی۔ آج کے بعد پوری روے زمین پر کوئی ایسی طاقت نہیں ہے جو اخوت اسلامی کے ان مضبوط رشتوں کو توڑ سکے، یا جوامت اسلامیہ کی آزادی اور استقلال کی راہ میں حائل ہو سکے، یا ان کے منصفانہ قومی مطالبات کو تسلیم ہونے سے روک سکے۔ اس لیے آپ کامل یقین سے آگے بڑھیے، اللہ آپ کے ساتھ ہے اور وہ آپ کی بہترین کوششوں کا اجر عطا فرمائے گا۔[۱۱]

۱۱- اس فضا میں جب کہ مصر میں حکمران وفد پارٹی کے صدر اور وزیراعظم نحاس پاشا اور قائداعظم کے درمیان ملاقات کی رپورٹ، وفد پارٹی کے لندن میں مقیم نمایندے نے امریکی سفیر متعینہ لندن کے نام اس طرح پیش کی: ''۲۲مئی ۱۹۴۷ء۔ وفد پارٹی کے رہنما نحاس پاشا اور مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کے مابین چھے ماہ قبل یہ طے ہوا تھا کہ عملی طور پر جتنی جلد ممکن ہو، مسلم ریاستوں کی ایک جمہوری تنظیم، جسے فیڈریشن آف مسلم اسٹیٹس کہا جائے گا قائم کی جائے، جس کا مرکز قاہرہ ہو۔ جب مصر اور مسلم انڈیا [پاکستان] مذکورہ نئی مسلم فیڈریشن کا مرکز ثقل (nucleus) تشکیل دے لیں گے، تب توقع ہے کہ افغانستان، ایران، عراق، سعودی عرب بھی اس سے وابستگی اختیار کر لیں گے''۔ Quaid-e-Azam and The Muslim World، مرتبہ: عتیق ظفر شیخ اور محمد ریاض ملک، رائل بک کمپنی، کراچی، ۱۹۷۸ء، ص ۱۷۴-۱۷۵، بحوالہ Quaid-e-Azam Papers فائل ۶۷۶، ص ۶۴

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

حسن البنا[۱۲]

سربراہ، اخوان المسلمون

○

قائداعظم گورنر جنرل پاکستان کے نام ٹیلی گرام

قیام پاکستان کی خبر سن کر حسن البنا نے پاکستان کے بانی اور گورنر جنرل قائداعظم کے نام حسب ذیل ٹیلی گرام ارسال کیا:

[قاہرہ: ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء]

عزت مآب محمد علی جناح

آج کے اس تاریخی اور ابدی حقیقت کے حامل دن، کہ جب دانش اور حکمت پر مبنی آپ کی قیادت میں پاکستان کی اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا ہے، میں آپ کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد اور نیک تمنائیں پیش کرتا ہوں۔ یہ مبارک باد وادیِ نیل کے سپوتوں اور بالخصوص اخوان المسلمون کے دلی جذبات کی حقیقی عکاس اور نمایندہ مبارک باد ہے۔

حسن البنا[۱۳]

○

۱۲- الجریدة الیومیة، قاہرہ، اتوار، ۱۲ رجب ۱۳۶۶ھ، یکم جون ۱۹۴۷ء اور Quaid-i-Azam Muhammad Ali Jinnah Papers، ص ۹۱۰-۹۱۱۔ کتاب Quaid-e-Azam and The Muslim World میں بحوالہ فائل ۴۷۸۔ یہ خط اس کتاب میں دو الگ الگ تاریخوں میں جزوی تبدیلی کے ساتھ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ دیکھیے: ص ۱۷۶-۱۷۸۔ لیکن ہم نے خط کے عربی متن کو منتخب کر کے اُردو ترجمہ دیا ہے۔

۱۳- الجریدة الیومیة، قاہرہ جمعۃ المبارک، ۲۸ رمضان ۱۳۶۶ھ، ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء

گاندھی جی[۱۴]، نہرو[۱۵] اور ماؤنٹ بیٹن[۱۶] کے نام مشترکہ ٹیلی گرام

قیامِ پاکستان کے وقت' ہندو اکثریت کے علاقوں میں مسلمانوں کے قتل عام' عورتوں کی بے حرمتی اور مہاجر قافلوں کی لوٹ مار پر بھارتی قیادت سے احتجاج کرتے ہوئے حسب ذیل ٹیلی گرام روانہ کیا:

[قاہرہ: ۳۱ اگست ۱۹۴۷ء]

سرزمین ہند پر مسلمانوں کی خوں ریزی نے دنیا بھر کے مسلمانوں کے دل' رنج وحزن اور غم و غصّے سے بھر دیے ہیں۔ اسلام سراسر سلامتی کا دین ہے' الا یہ کہ اہل اسلام پر کوئی زیادتی کرے۔ اخوان المسلمون ،عالم عرب اور عالم اسلام کی نمایندگی کرتے ہوئے اپنے بھائیوں کی خوں ریزی کو روکنے میں تساہل کا ذمہ دار آپ کو قرار دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ لہو کی پکار کو کوئی نہیں دبا سکا اور یہ ہمیشہ زیادتی کرنے والے کے لیے تباہی لے کر آتی ہے۔ آپ حضرات کو معلوم ہونا چاہیے مسلمانوں سے دوستی، اس خوں ریزی کے تمام اہداف و مقاصد سے زیادہ مفید و بہتر ثابت ہوگی۔

حسن البنا[۱۷]

○

قائداعظم ، گورنر جنرل پاکستان کے نام ٹیلی گرام

قیامِ پاکستان کے فوراً بعد بھارت کے مسلمانوں پر ہندوؤں اور سکھوں نے جو بہیمانہ مظالم کیے' ان پر مسلمانوں سے یک جہتی اور اظہارِ ہمدردی کی غرض سے امام حسن البنا نے قائداعظم کے نام

۱۴- موہن داس کرم چند گاندھی (۲ اکتوبر ۱۸۶۹ء- ۳۰ جنوری ۱۹۴۸ء) پیشے کے اعتبار سے قانون دان' بھارتی ہندوؤں کے مذہبی وسیاسی رہنما اور مہاتما۔

۱۵- جواہر لال نہرو (۱۴ نومبر ۱۸۸۹ء- ۲۷ مئی ۱۹۶۴ء) انڈین نیشنل کانگریس کے مرکزی رہنما اور ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے تادمِ آخر بھارت کے وزیراعظم۔

۱۶- لارڈ ماؤنٹ بیٹن (۲۵ جون ۱۹۰۰ء- ۲۷ اگست ۱۹۷۹ء) برطانیہ کے شاہی خاندان کے رکن اور برطانوی مقبوضہ ہندستان میں آخری وائسرائے (۲۴ مارچ- ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء) جب کہ آزادی کے بعد بھارت کے پہلے گورنر جنرل (۱۹۴۷ء-۱۹۴۸ء)

۱۷- الجريدة اليومية، قاہرہ، سوموار، ۱۶ شوال ۱۳۶۶ھ، یکم ستمبر ۱۹۴۷ء

حسب ذیل ٹیلی گرام بھیجا:

[قاہرہ: ۳۱ اگست ۱۹۴۷ء]

جناب قائداعظم محمد علی جناح

مسلمانانِ ہند کے بہنے والے خون پر اخوان المسلمون گہرے رنج و غم کا شکار ہیں۔ ہم اپنے تمام فوت شدگان کے لیے شہادت اور ان کے اہل خانہ کے لیے صبر جمیل کی دعا کرتے ہیں۔ ہم نے ماؤنٹ بیٹن، نہرو اور گاندھی کے نام بھی فوری تار ارسال کیے ہیں اور انھیں مسلمانوں پر ہونے والی اس زیادتی کو روکنے میں غفلت برتنے کا ذمہ دار ٹھیرایا ہے۔ ہم دل کی گہرائیوں سے آپ کے ساتھ ہیں اور عملاً آپ کے شانہ بشانہ ہیں۔ اس ضمن میں ہم نے اپنے ہاں موجود سفارتی حلقوں تک بھی اپنے جذبات پہنچائے ہیں، اور ہم اپنے بھائیوں کی خوں ریزی رکوانے کے لیے جو کچھ بھی ممکن ہوسکا' ضرور کریں گے۔ آپ ہمیں جو بھی ہدایت فرمائیں گے، ہم اس کی روشنی میں اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ یقیناً صبر اور ثابت قدمی کا مقدر فتح و نصرت ہوا کرتی ہے۔

حسن البنا[18]

○

صدر مسلم لیگ برطانیہ، علی محمد خاں کے نام خط

مسلم لیگ' لندن نے پاکستان اور بھارت کے مسلمانوں پر ٹوٹنے والے مظالم پر آواز بلند کرنے کے لیے دنیا بھر کے مسلم ممالک اور اہم پارٹیوں کے ساتھ رابطہ کیا۔ اس موصولہ خط کے جواب میں امام حسن البنا نے لکھا:

[قاہرہ: ۳۱ اگست ۱۹۴۷ء]

محترم جناب علی محمد خان، صدر مسلم لیگ، لندن

لندن میں اخوان المسلمون کے اخبار کے دفتر کے ذریعے پہنچنے والی آپ کی اپیل نے پورے مصر میں شدید اضطراب پیدا کردیا ہے۔ اے ہمارے مسلم بھائی، ہم آپ کی پکار پر لبیک

۱۸- الجریدة الیومیة، قاہرہ، سوموار، ۱۶ شوال ۱۳۶۶ھ، یکم ستمبر ۱۹۴۷ء

کہتے ہیں۔ آپ کی اپیل آتے ہی ہم نے ان تمام سرگرمیوں کا آغاز کر دیا ہے جن کا تذکرہ آپ نے کیا تھا۔ ہم نے فوراً ماؤنٹ بیٹن، گاندھی اور نہرو کے نام ٹیلی گرام روانہ کیا ہے، جس میں انھیں اس شرم ناک اور وحشیانہ خوں ریزی کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ ہم نے انھیں لکھا ہے کہ اسلام سراسر سلامتی کا دین ہے۔ اہل اسلام اپنے دفاع کے علاوہ کبھی جنگ نہیں کرتے، اور بھارت کے لیے زیادہ بہتر یہ ہے کہ وہ دنیا بھر میں بسنے والے مسلمانوں کا دل جیتنے کی کوشش کرے، اور اپنے ہاں موجود مسلمانوں سے حسن سلوک برتے۔

اسی طرح ہم نے خود قائداعظم کے نام بھی ٹیلی گرام ارسال کیا ہے، جس میں ہم نے مسلمانان ہند کی تائید کی ہے، ان سے غم گساری کا اظہار کیا ہے، اور ان کے ہم وطن مسلمان فوت شدگان کے لیے رتبہ شہادت کی دعا کی ہے۔ ہم نے اپنے ہاں موجود سفارت خانوں سے بھی رابطہ کیا ہے اور آئندہ بھی یہ عمل جاری رکھیں گے۔ اس کے علاوہ بھی ہم جو کچھ کر سکے اور جس کام کا بھی آپ نے ہمیں مشورہ دیا، ان شاء اللہ ضرور کریں گے۔ پوری امت مسلمہ ایک جسد واحد کی حیثیت رکھتی ہے اور ہم اسی جسد ملی کا حصہ ہیں، اور اس کی خدمت کے لیے ہمیشہ مستعد ہیں۔

لندن میں ہمارے اخبار کے دفتر کے ذریعے آپ نے ہم سے جو رابطہ کیا ہے، ہم اس پر آپ کے شکرگزار ہیں۔ ہمیں خوشی ہوگی کہ اس رابطے کو جاری رکھیں، تاکہ حق اور خیر کی خاطر باہمی تعاون جاری رہے۔

خدا حافظ اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حسن البنا[19]

○

علامہ شبیر احمد عثمانی کے نام خط

تحریک پاکستان کے بزرگ رہنما اور ممتاز دینی قائد، جناب شبیر احمد عثمانی[20] نے امام حسن البنا سے

۱۹- الجریدة الیومیة، قاہرہ، سوموار، ۱۶ شوال ۱۳۶۶ھ، یکم ستمبر ۱۹۴۷ء

۲۰- علامہ شبیر احمد عثمانی (۲۸ ستمبر ۱۸۸۷ء بجنور- ۱۳ دسمبر ۱۹۴۹ء، کراچی) دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل،

اظہار یک جہتی کرتے ہوئے یہ تفصیلی خط لکھا، جس میں رنج وغم کا اظہار اور ہزاروں کلومیٹر کے فاصلے پر سرگرم کار اسلامیانِ عالم کے دلی جذبات اور پاکستان سے وابستہ توقعات کا بیان ملتا ہے:

[قاہرہ: ۱۸ نومبر ۱۹۴۷ء]

بزرگ جلیل جناب شبیر احمد عثمانی مدظلہٗ

اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے، جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اس مالک کی تعریفیں بیان کرتے ہوئے' آقاے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے اہل بیت صحابہ کرامؓ اور قیامت تک آپ کی شریعت پر عمل کرنے اور آپ کی دعوت عام کرنے والوں پر درود وسلام بھیجتے ہوئے، السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ!

حرمین شریفین میں اور پھر قاہرہ میں مجھے برادر عزیز الحاج کرم علی صاحب سے بہت مفید ملاقاتوں کا موقع ملا۔ ان کے ذریعے آپ کی خدمات جلیلہ کا بھی علم ہوا۔ انھوں نے ہمیں بتایا کہ آپ پاکستان اور دیگر ممالک میں ہمارے بھائیوں میں اسلام کی دعوت اور اس کے احکامات عام کرنے کے لیے ہمہ پہلو جہاد کر رہے ہیں۔ یہ سب کچھ جان کر ہمیں دلی مسرت ہوئی۔ غائبانہ طور پر آپ سے اللہ کی خاطر محبت کا ایک مضبوط تعلق قائم ہوگیا' اور ہم نے رب ذوالجلال سے دعا کی کہ اپنے فرشتوں کے ذریعے آپ کی مدد فرمائے اور ہمارا اور آپ کا شمار اپنے ہدایت یافتہ اور پیغام ہدایت کے حامل ان داعیان حق میں فرمائے، کہ جو اللہ کی عطا کردہ بصیرت کے سہارے دعوت حق کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

پاکستان کی صورت میں ایک ابھرتی ہوئی اسلامی ریاست کے وجود سے' ہمیں عظیم مسرت نصیب ہوئی اور اللہ کے حکم سے اس کے ساتھ ہماری بڑی امیدیں وابستہ ہوگئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری یہ امیدیں پوری فرمائے۔ اگرچہ پاکستان کو معرض وجود میں آنے کے فوراً بعد

شیخ الہند مولانا محمود حسن (۱۸۵۱ء-۱۹۲۰ء) کے خاص شاگرد۔ مسلم لیگ کے حامی اور تحریک پاکستان کے سرگرم رہنما۔ پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کے رکن۔ دینی امور میں رہنمائی کے لیے قائداعظم محمد علی جناح ان کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے۔ پہلی دستور ساز اسمبلی پاکستان سے 'قرارداد مقاصد' منظور کرانے کے لیے آپ کی جدوجہد مرکزی مقام رکھتی ہے۔

بڑی مہیب رکاوٹوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے' تعصب کرنے والوں کے تعصبات، سازشی عناصر کی سازشوں اور ان کی جانب سے حالیہ مجرمانہ و تباہ کن جارحیت کا منہ دیکھنا پڑا ہے، لیکن ہمیں یقین ہے کہ یہ سب کچھ اسے جہاد فی سبیل اللہ، جدوجہد آزادی و استقلال سے اور اسلام حنیف کے احکامات کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھنے سے روک نہیں سکے گا اور پرچم اسلام یقیناً سربلند ہوگا، ان شاء اللہ۔

ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں اس مبارک سفر میں ہمارے پاکستانی بھائی تنہا نہیں ہیں۔ پوری امت اسلامیہ اور اقوام عرب اپنے تمام تر جذبات و احساسات اور اپنی عملی کاوشوں کے ذریعے آپ کے ساتھ ہیں۔ اخوان المسلمون جو کہ ان اقوام و امم کی اکثریت کی ترجمانی کرتی ہے اور جس کا شعار یہ ہے: 'اللہ ہمارا مقصود ہے، رسولؐ ہمارا اسوہ ہیں، قرآن ہمارا دستور ہے، جہاد ہمارا راستہ ہے، اور اللہ کی راہ میں موت ہماری سب سے بڑی آرزو ہے' ــــ وہ تب تک چین سے نہیں بیٹھیں گے اور انھیں تب تک سکون نصیب نہیں ہوگا، جب تک کہ پاکستان کو نصرت و استحکام نصیب نہ ہو جائے اور اسے اطمینان و سلامتی حاصل نہ ہو جائے، اس راستے میں جو بھی قربانیاں دینا پڑیں' وہ ضرور دیں گے۔

پورے روے زمین کے مسلمانوں کی سب سے بڑی آرزو یہی ہے کہ ریاست اسلامی پاکستان کے تمام سرکاری اور عوامی معاملات: اسلامی تعلیمات و احکامات اور جامع رہنمائی کی محکم بنیادوں پر استوار ہو جائیں۔ اگر عصر حاضر کے حادثات نے سوشلزم، جمہوریت یا دیگر ایسے نظریات کو جنم دیا ہے، جو کسی بھی صورت اسلام کے جامع اور مکمل نظام کی برابری کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اسلام عذاب و اذیت سے دوچار انسانیت کو عالمی بھائی چارے کے مضبوط رشتے سے جوڑتا ہے، اور اگر دنیا میں ایسے ممالک موجود ہیں جنھوں نے ان نظریات کو اپنایا ہے اور اپنے مال و اعمال سے ان کی مدد کر رہے ہیں، تو ہم مسلمانوں کا بھی فرض اولین ہے کہ ہماری ایسی حکومتیں قائم ہوں اور ایسے ممالک وجود میں آئیں، جن کی بنیاد اسلام کی دعوت پر رکھی گئی ہو، اس دعوت پر کہ ایک جامع نظام اور کامل پیغام کی حامل دعوت ہے۔

اکثر مسلم ممالک کی حکومتیں اسلام کی حقیقی تعلیمات سے منحرف ہو چکی ہیں، کوئی کم کوئی

زیادہ، لیکن اب یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے کہ حکومت پاکستان کی بنیاد ہی اسلام پر رکھی جائے۔ اب اسلام ہی اس کا شعار، اسلام ہی اس کی متاع، اسلام ہی اس کی تکوینی بنیاد اور اسلام ہی اس کی ترقی کا راز قرار پایا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت اسی کے لیے بچا کر رکھی ہوئی تھی، تاکہ وہ دوسروں سے پہلے اور دوسروں سے نمایاں ہو کر اس فضیلت کو پالے۔

جناب من، اب ان لوگوں کی ذمہ داریوں میں مزید اضافہ ہو گیا ہے، جنھیں اللہ تعالیٰ نے کتاب عطا کی ہے، جن سے پختہ عہد لیا ہے کہ وہ اس کتاب کو لوگوں تک پہنچائیں گے، اس کا کتمان نہیں کریں گے۔ اس کی خاطر نصیحت کریں گے اور اسی کی طرف لوگوں کی رہنمائی کریں گے، خواہ انھیں اس راہ میں کتنی بھی مصیبتیں کیوں نہ برداشت کرنی پڑیں۔ اب آپ کے لیے یہ سنہری موقع ہے، کہ آپ حکومتی ذمہ داران کی بھی اسی درست سمت میں رہنمائی فرمائیں۔ انھیں دین حنیف کی تعلیمات اپنانے پر آمادہ کریں، اور انھیں اس ضمن میں دین کی آسانیوں سے روشناس کروائیں۔ جناب من، آپ امت مسلمہ میں اخوت کی وہ روح دوڑائیں، جس کی آبیاری، جس کی سرپرستی اور جس کی بیداری کے لیے قرآن کریم نازل ہوا۔ اس مقصد کے حصول میں کامیابی ہوگئی، تو امت مسلمہ، وحدت و یگانگت کے علاوہ کسی دوسری جانب نہیں جاسکے گی۔ اس کی تاریخ، اس کا شعور، اس کی اخوت اور اس کی جہت ایک ہی رہے گی، خواہ وہ بعض مسائل یا آرا میں کچھ اختلافات ہی کیوں نہ رکھتی ہو۔ جناب من! آپ امت واحدہ میں مذہبی تعصبات کی بیخ کنی کے لیے ہر ممکن سعی فرمایئے، جس کی جو رائے ہے وہ رکھے، لیکن رہیں گے سب ہمہ پہلو اسلام ہی کے زیر سایہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو اس کی تائید حاصل رہے اور آپ کے دست مبارک پر خیر کثیر جاری فرمائے اور ہمیں اپنے فیصلوں میں رشد و ہدایت سے نوازے۔

خدا حافظ اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حسن البنا[21]

○

۲۱- الجريدة اليومية، قاہرہ، بدھ ۶ محرم ۱۳۶۷ھ/ ۱۹ نومبر ۱۹۴۷ء

قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کے نام

پاکستان کو معرض وجود میں آئے ساڑھے تین ماہ گزر چکے تھے، لیکن مشکلات اور رنج والم کا طوفان تھمتا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس صورت حال میں امام البنا نے قائداعظم سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا:

[قاہرہ: ۲۴ نومبر ۱۹۴۷ء]

عزت مآب جناب قائداعظم محمد علی جناح

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

ہم وہ مبارک گھڑیاں کبھی فراموش نہیں کر سکتے ہیں جن میں مصر کو آپ کی زیارت، اور ہمیں آپ سے ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔ آج جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ان آرزوؤں کو پورا کر دیا ہے جن کے بارے میں ہم نے باہم گفتگو کی تھی، اور پاکستان کی اسلامی ریاست ایک حقیقت کی صورت میں نقشۂ عالم پر موجود ہے۔ ہم، جناب کی خدمت میں دلی مبارک باد اور نیک تمنائیں پیش کرتے ہیں۔

اس وقت خوں ریزی کے جو افسوس ناک واقعات دیکھنے میں آ رہے ہیں، اور جس طرح مسلمانوں کے نوتشکیل اور نوخیز ملک کے خلاف جارحیت کی جا رہی ہے، اس کی بازگشت مصر اور عالم عرب کے ہر باشندے نے اور اخوان المسلمون کے ہر کارکن نے خاص طور پر اپنے دل میں محسوس کی ہے۔ ان کٹھن لمحات میں مسلم اقوام، پاکستان کے مجاہد عوام اور پاکستان کی مقدس ریاست کی مدد کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے۔

جناب قائد، آپ اس ضمن میں کامل یقین اور بھروسا رکھیے۔ آپ یقین رکھیے کہ ہم آپ کے شانہ بشانہ رہ کر دل و جان سے ہر قربانی دینے کے لیے تیار ہیں، یہاں تک کہ پاکستان اپنی آزادی، استحکام اور مذموم تعصب کے خلاف مزاحمت کی بھرپور جدوجہد میں مکمل طور پہ فتح یاب ہو جائے۔

ہمیں کامل یقین ہے کہ آپ کی حکیمانہ قیادت میں پاکستان ہر شعبہ زندگی میں حقیقی اسلامی

منزل کی طرف گام زن ہوگا۔ پاکستان، اسلام کی ان تعلیمات پر اپنی ترقی کی بنیادیں استوار کرے گا جو ہر زمانے اور ہر علاقے کے لیے یکساں موثر ہیں۔ اس طرح پاکستان مضبوط ترین بنیادوں پر تعمیر حیات کرتے ہوئے دنیا بھر کے مسلمانوں اور دیگر اقوام کے لیے ایک روشن مثال قائم کرے گا۔

میں آپ کی خدمت میں اخوان المسلمون کے سیکرٹری جنرل اور اپنے مجاہد بھائی صالح عشماوی[۲۲] کو بھیج رہا ہوں، جو ہمارے روزنامے کے ایڈیٹر بھی ہیں۔ الحمدللہ، ہمارا یہ روزنامہ مصری اور پاکستانی رائے عامہ میں قربت و ہم آہنگی پیدا کرنے کا کوئی موقع ضائع نہیں کرتا۔ یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں، تاکہ وادیِ نیل اور عالم عرب کے شرق و غرب میں بسنے والے اخوان کے مخلصانہ اور محبت بھرے جذبات آپ تک پہنچا سکیں۔ میں اس موقع پر یہ ذکر خیر کرتے ہوئے بھی خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ ان دنوں ہمارے بھائی عبدالعلیم صدیقی[۲۳] مصر کے معزز مہمان کی حیثیت سے یہاں موجود ہیں، جو پاکستان سے وادیِ نیل میں اخوان المسلمون کے مرکز آئے ہوئے ہیں۔

۲۲- صالح عشماوی (۱۹۱۱ء-۱۹۸۳ء) اخوان المسلمون کے مرکزی رہنما اور قائد صحافت تھے۔ زندگی کی آخری ساعتوں تک اخوان المسلمون کے مختلف رسائل و جرائد کی ادارت کا فریضہ انجام دیا۔ جن رسائل کے مدیر رہے' ان کے نام یہ ہیں: النذیر، الدعوۃ، المسلمون، مجلۃ الاخوان المسلمون، المنبرالشرق، البشریٰ، المنار، الاعتصام، النضال وغیرہ۔

۲۳- مولانا شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی (۳ اپریل ۱۸۹۲ء' میرٹھ۔ ۲۲ اگست ۱۹۵۴ء مدینہ منورہ)۔ بڑے معروف اور مصروف مبلغ اسلام تھے۔ ان کے اساتذہ میں شیخ احمد شمس (مراکش) شیخ السنوسی (لیبیا) اور مولانا عبدالباری فرنگی محلی شامل تھے۔ آپ مولانا احمد رضا خاں بریلوی مرحوم و مغفور (۱۸۵۶ء-۱۹۲۱ء) کے قابلِ اعتماد رفقا میں شمار ہوتے تھے۔ امریکا' افریقہ' ایشیا اور یورپ کے ۴۰ ممالک میں دینی و دعوتی سرگرمیوں میں زندگی بھر منہمک رہے۔ آپ کے بیٹے مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی (۱۹۲۶ء میرٹھ- ۱۱ ستمبر ۲۰۰۳ء' اسلام آباد) پاکستان کے معروف دینی اور سیاسی رہنما تھے۔ مولانا شاہ محمد عبدالعلیم مرحوم کی صاحب زادی ڈاکٹر فریدہ احمد (ممبر قومی اسمبلی پاکستان) پاکستان کی خواتین میں دینی، علمی اور سیاسی سطح پر بلند مقام رکھتی ہیں۔

مُرشدِ عام حسن البنّاؒ کی جانب سے قائدِ اعظمؒ کو پیش کردہ

القرآن

کا عکس جو مزارِ قائد کراچی کے گوشۂ نوادرات میں موجود ہے

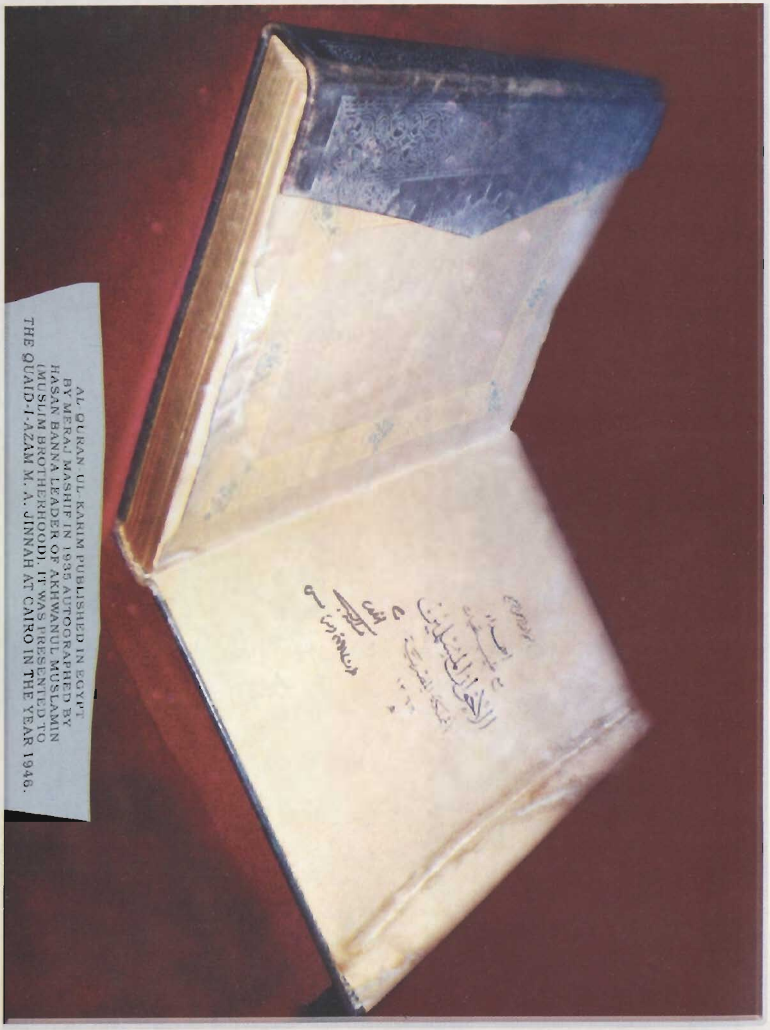

1-S سادہ بین السطور 425	3-S بین السطور مع حواشی، سادہ 500
1-B آرٹ پیپر بکس 600	3-B بین السطور مع حواشی آرٹ پیپر بکس 1000
1-F آرٹ پیپر بغیر بکس 550	3-S بین السطور مع حواشی، آرٹ پیپر فوم 900

2-S سادہ ترجمہ مع مختصر حواشی خورد 450	4-A مع مختصر حواشی، آفسٹ پیپر کلاں 450
2-B سادہ ترجمہ مع مختصر حواشی آرٹ پیپر بکس خورد 550	4-S مع مختصر حواشی، کلاں 350
2-F سادہ ترجمہ مع مختصر حواشی آرٹ پیپر فوم خورد 500	5-S مع مختصر حواشی، 23 x 36 x 8 650

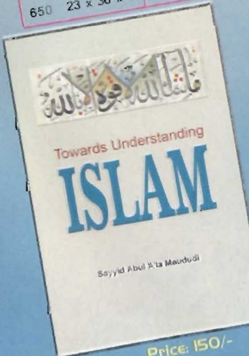

Price: 150/-

قرآن سمجھنے کے لیے بہترین

تلاوت : علی عبدالرحمٰن الحذیفی

ترجمہ : عظیم سرور

حواشی : سفیر حسن اور عبدالقدیر سلیم کی آوازوں میں

چھ جلدیں مکمل ایک DVD میں، ۱۰۰ روپے میں

چھ سی ڈی MP3 میں، ۲۲۵ روپے میں

سمع و بصر، منصورہ، سے بھی دستیاب ہے

ادارہ ترجمان القرآن

غزنی سٹریٹ، رحمٰن مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: 7236665 - 7234014

ای میل: idaratarjuman@yahoo.com ویب سائٹ: www.tarjumanulquran.com.pk

Designed By: MANSHURAT

انھوں نے نہایت محنت وخوش اسلوبی سے اپنے پروگرام کیے ہیں اور وہ بہت کامیاب عوامی سفیر ثابت ہوئے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ مصر میں پاکستان کا موقف کیسے پیش کریں اور یہاں کے عوام کے ساتھ اپنے قلبی روابط کس طرح مضبوط کریں۔

اگرچہ اس وقت ہم آپ کی طرف صرف یہی نیک جذبات اور خطوط ارسال کر پا رہے ہیں، لیکن ہمیں امید ہے کہ ہم عنقریب اپنی اس ابدی اخوت کا عملی اظہار بھی کرسکیں گے کہ جس اخوت کے اس ابدی رشتے کو کبھی زوال نہیں آسکتا، یہ ہمیشہ باقی رہنے والے دین اسلام کی طرح قائم ودائم، زیادہ قوی، زیادہ مؤثر اور دوجہاں میں زیادہ نفع بخش ثابت ہوگا۔

آخر میں ایک بار پھر ہمارے تحیات اور احساسات توقیر قبول فرمایئے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حسن البنا [۲۴]

○

بھارتی قیادت کے نام ٹیلی گرام

جنوبی ہند میں ۱۱۳۷ھ/۱۷۲۴ء کو نظام الملک کی قیادت میں حیدرآباد دکن' خودمختار ریاست بن گئی تو مغل بادشاہ محمد شاہ نے نظام الملک کو آصف جاہ کا خطاب دیا۔ ۱۸ویں صدی عیسوی میں جب سازش' ہوس اور ظلم کے زور پر برطانوی سامراج نے ہندستان پر غلبہ پانا شروع کیا تو حیدرآباد دکن نے دوسری ریاستوں کے برعکس اپنی نیم خودمختارانہ حیثیت کا تحفظ کرنے کی کوشش کی۔ اس ریاست کا اپنا سکہ' اپنی ڈاک' ریل اور اپنا فوجی وانتظامی نظم ونسق تھا۔ اس کے فرماں روا کبھی برطانوی ہند کے 'والیانِ ریاست کے اجلاس' (چیمبر آف پرنس) میں شریک نہ ہوئے۔ ۳جون ۱۹۴۷ء کو تقسیم ہند کے فارمولے کا اعلان ہوا' اور برطانوی مقبوضہ ہند کی ریاستوں کو حق دیا گیا کہ وہ بھارت یا پاکستان میں سے کسی ایک ملک سے الحاق کرسکتے ہیں۔ ۱۱جون ۱۹۴۷ء کو حیدرآباد، دکن کے حاکم

۲۴-الجريدة اليومية، قاہرہ، منگل،۱۲محرم ۱۳۶۷ھ/ ۲۵ نومبر ۱۹۴۷ء

میر عثمان علی خاں[۲۵] نے حیدرآباد کی آزادی کا فرمان جاری کرتے ہوئے کہا: ''پاکستان میں شرکت، حیدرآباد کی ہندو رعایا کے لیے تکلیف کا باعث ہوگی' اس لیے حیدرآباد' ریاست آزاد رہ کر' مستقبل کے ممالک بھارت اور پاکستان سے دوستانہ تعلقات قائم رکھے گی''۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان اور ۱۵ اگست کو بھارت کا قیام عمل میں آیا' مگر پہلے ہی روز سے بھارت نے حیدرآباد کو دبانے اور مرعوب کرنے کی پالیسی پر عمل شروع کیا۔ آخرکار ۲۹ نومبر ۱۹۴۷ء کو بھارت اور حیدرآباد کے درمیان' معاہدہ انتظامیاتِ جاریہ' طے پایا' جس میں بھارت نے ریاست حیدرآباد' دکن کی محدود خودمختاری کے احترام اور تحفظ کا وعدہ کیا۔ مگر بھارت نے اس معاہدہ جاریہ کی بہت جلد خلاف ورزیاں شروع کر دیں' اور ریاست کے اندر ہندو انتہا پسندی کو کھلے عام جدید ترین اسلحہ فراہم کرنا شروع کر دیا' جنھوں نے دہشت انگیزی اور مسلم کشی کی منظم کا آغاز کر دیا۔ چاروں طرف سے بھارتی سلطنت میں گھری (land locked) اس ریاست پر دہلی کے حکمرانوں کا حریصانہ دباؤ بڑھتا گیا، جس کے تحت ریاست کی معاشی ناکہ بندی کر دی' پٹرول کی فراہمی ختم کر دی' ادویات' کپڑے اور خوراک کی سپلائی روک دی' انجام کار ہزاروں افراد موت کے منہ میں چلے گئے۔ ریاست نے دہلی سے مفاہمت کی بہت کوشش کی مگر ہر پیش کش ٹھکرا دی گئی۔[۲۶] بھارت نے حیدرآباد پر چڑھائی کرنے کے لیے ریاست کی سرحدوں پر اپنی افواج لگا دیں، تاکہ اس کی آزادی سلب کرتے ہوئے اسے زبردستی اپنے ساتھ قبضے میں لے آئے۔ اس تباہ کن صورت حال میں اخوان المسلمون کے مرشد عام امام حسن البنا نے بھارت کی حسب ذیل شخصیات کے نام یہ ٹیلی گرام ارسال کیا:

[قاہرہ: ۱۴ جون ۱۹۴۸ء]

o پنڈت جواہر لال نہرو: وزیراعظم' نئی دہلی

۲۵- ریاست آصفیہ حیدرآباد' کے حکمران کا لقب نظام ہوتا تھا۔ قیامِ پاکستان کے وقت میر عثمان علی خاں (۶ اپریل ۱۸۸۶ء - ۴ فروری ۱۹۶۷ء) اس کے حکمران تھے۔ ۱۹۴۸ء میں بھارت کی فوجی یلغار کے وقت یہ دولت آصفیہ کے آخری حکمران تھے۔ (پروفیسر احمد سعید: *Muslim India* ۱۹۹۷ء' ص ۲۶۰)

۲۶- اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۸، دانش گاہ پنجاب، ص ۷۴۹-۷۵۰

- راج گوپال[۲۷]: گورنر جنرل، نئی دہلی
- سری پرکاش: بھارتی قونصل جنرل، کراچی

''حیدرآباد ایک آزاد ریاست ہے، اور ہر مسلمان اور عرب باشندے کو بے حد عزیز ہے۔ اس کے خلاف کوئی بھی جارحیت یا اس سے کوئی بھی چھیڑ چھاڑ، عالم اسلام کے ہر باشندے کو اشتعال دلانے کا سبب بنے گی۔ عالم اسلام اس آزاد ریاست کے مسلمانوں کے خلاف ہونے والی کسی جارحیت پر ہاتھ پہ ہاتھ دھرے نہیں بیٹھے رہیں گے۔

عالم عرب اور عالم اسلامی کی ترجمانی و نمایندگی کرتے ہوئے اخوان المسلمون، بھارتی حکومت کو ریاست حیدرآباد [دکن] کی سلامتی کا ذمہ دار قرار دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ ظلم و زیادتی کے بجاے انصاف و سلامتی کی ترویج کے لیے اپنی ذمہ داریاں ادا کرے گی''۔

حسن البنا[۲۸]

○

حیدر آباد دکن کے سربراہ عثمان علی خان کے نام

اُوپر مذکورہ صورت حال کی مناسبت سے میر عثمان علی خاں کو یہ ٹیلی گرام روانہ کیا گیا:

[قاہرہ: یکم اگست ۱۹۴۸ء]

محترم المقام نظام عثمان علی

عالم عرب اور عالم اسلام کے اخوان المسلمون کی طرف سے ہم ریاست حیدرآباد کی آزادی کی مکمل تائید کرتے ہیں، اور آپ کی مملکت کے خلاف ہونے والی کسی بھی جارحیت کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ ہم نے اس ضمن میں بھارتی حکومت کے ذمہ داران کے نام بھی ایک ٹیلی گرام

۲۷- چکرورتی راج گوپال اچاریہ (۱۸۷۸ء-۱۹۷۲ء) انڈین نیشنل کانگریس کے مرکزی رہنما اور ماؤنٹ بیٹن کے بعد بھارت کے دوسرے گورنر جنرل (۱۹۴۸ء-۱۹۵۰ء)

۲۸- الجریدۃ الیومیۃ، قاہرہ، ۷ شعبان ۱۳۶۷ھ، ۱۵ جون ۱۹۴۸ء

ارسال کیا ہے، جس میں ہم نے عالم عرب اور عالم اسلام کے اس دوٹوک موقف کا اعادہ کیا ہے کہ حیدرآباد کے خلاف کسی بھی طرح کی جارحیت ناقابل قبول ہے۔ ہم نے مطالبہ کیا ہے کہ اس سرزمین کا امن واستحکام یقینی بنایا جائے اور اس کی آزادی واستقلال پر کوئی آنچ نہ آنے دی جائے۔

حسن البنا[29]

○

مصر میں مسلم ممالک کے وزراے خارجہ کے نام ٹیلی گرام

[قاہرہ: یکم اگست ۱۹۴۸ء]

محترم جناب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پاکستان اور بھارت کی صورت میں انگریزی سامراج کے چنگل سے آزادی نے تمام مسلم اقوام کے دلوں پر گہرا اثر چھوڑا تھا۔ مشرقی اقوام کو عمومی طور پر انتظار تھا کہ یہ دونوں نوآزاد ریاستیں باہم محبت وہم آہنگی سے رہیں گی، لیکن بدقسمتی سے بھارت انگریزوں کی شہ پر، برادر ملک پاکستان سے دشمنی پر اتر آیا ہے، وہ اس کے ایک مضبوط اور معزز مشرقی ملک بننے سے پہلے ہی اس کا خاتمہ کر دینا چاہتا ہے۔

یہی نہیں، بلکہ وہ پورے بھارت میں پھیلے ہوئے مسلمانوں سے جنگ پر اتر آیا ہے۔ اسلامی ریاست جموں وکشمیر سے اس کا برتاؤ پوری دنیا کو معلوم ہے۔ وہ وہاں کے عوام کے حق خودارادیت کے خلاف برسرپیکار ہے۔ وہ اپنے غلط موقف پر اصرار کرتے ہوئے امن وسلامتی کو جنگ وجدال میں بدل دینا چاہتا ہے۔ بھارت نے مسلمانوں کو کچلنے کے لیے اپنی یہ رجعت پسندانہ پالیسیاں ہر خطے میں اپنائی ہوئی ہیں۔ اب وہ ایک نئے شکار (ریاست حیدرآباد) پر جھپٹا ہے۔ حالانکہ یہ ایک مستقل ریاست ہے، مگر بھارت اس کی آزادی کا انکاری ہے، اور اسے دھمکیاں دے رہا ہے۔ وہ نظام حیدرآباد کے زیرانتظام آزادی وامن سے رہنے والے بعض چھوٹے غیرمسلم دھڑوں کو بغاوت پر اُکسا رہا ہے۔

۲۹- الجريدة اليومية، قاہرہ، ۲۶ رمضان ۱۳۶۷ھ، ۲ اگست ۱۹۴۸ء

یہی نہیں، بلکہ بھارت نے اس ریاست کی سرحدوں پر فوجیں لا بٹھائی ہیں، اور اس سے چھیڑ چھاڑ شروع کردی ہے، اس طرح حیدرآباد کے خلاف خفیہ اعصابی جنگ چھیڑ دی گئی ہے۔ خود نظام [یعنی میر عثمان علی خان] کے خلاف پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے اور ان کی حکومت پر استبدادی نظام ہونے کا الزام لگایا جا رہا ہے۔ حالات بتا رہے ہیں کہ بھارت کو تب تک چین نہیں آئے گا، جب تک وہ حیدرآباد کے خلاف ظالمانہ حملہ نہیں کر دیتا، اس کی دولت اور قیمتی ذرائع آمدنی پر قبضہ نہیں جما لیتا اور ہندوؤں کے ہاتھ میں مسلمانوں کی گردنیں دیتے ہوئے ان کے مردوں کو ذبح کرنا اور خواتین کی توہین کرنا یقینی نہیں بنا لیتا۔ ان کے گھر بار اور بستیاں تباہ نہیں کروا دیتا، اس سے پہلے وہ کشمیر اور پاکستان میں بھی ایسا ہی کر چکا ہے۔

تحریک اخوان المسلمون آپ سے بھرپور اپیل کرتی ہے کہ آپ ازراہ کرم آزاد ریاست حیدرآباد کی تائید وحمایت کریں۔ اپنے ملک میں موجود بھارتی سفیر کو فوراً طلب کریں یا بھارتی وزیر خارجہ کو بلائیں اور انھیں بتائیں کہ آپ ایک آزاد [مسلم] ریاست حیدرآباد پر کسی بھی طرح کی جارحیت کو یکسر مسترد کرتے ہیں۔ آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ آپ نظام حیدرآباد سے رابطہ کرتے ہوئے انھیں اپنی تائید کا مکمل یقین دلائیں۔

اس عادلانہ مسئلے کے بارے میں آپ کی کامیاب کاوشوں کے انتظار میں ہم آپ عزت مآب کی خدمت میں باحترام تمام، سلام وتحیات پیش کرتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

حسن البنا[۳۰]

○

پاکستان کے پہلے یوم آزادی پر حسن البنا کا پیغام

اسلامی نیوز ایجنسی نے مرشد عام سے درخواست کی کہ پاکستان کے پہلے یوم آزادی ۱۴ اگست

۳۰- الجریدۃ الیومیۃ، قاہرہ، ۲۶ رمضان ۱۳۶۷ھ، ۲ اگست ۱۹۴۸ء